"اپنے موضوع پر نہایت جلیل القدر اور غالباً جامع ترین کتاب ہے۔ اردو میں اس قسم کی کتاب "قاموس المشاہیر" نظامی بدایونی نے لکھی ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس کے اکثر معلومات کا ماخذ یہی کتاب ہو۔"

مذکورہ بالا بیانات کی بنیاد پر راقم نے ۱۰۶۶ھ کو ترجیح دی۔ اور اس لئے بھی کہ اس بارے میں جو کتابیں دستیاب تھیں ان میں سے تھامس ولیم کی کتاب قدیم تر تھی۔

علاوہ ازیں راقم نے حضرت فقیر جمیل بیگ خٹکؒ کے مادۂ تاریخ وفات کے بارے میں یہ شعر نقل کیا تھا ؎

چوں رفت از جہان این کرامت خدیو بجز "ق" آمد ز عالم "غریو" ۱۲۱۶

(۱۲۱۶ - ۱۰۰ = ۱۱۱۶)

ظاہر ہے کہ حروف ابجد کے حساب سے ۱۱۱۶ھ ہی برآمد ہوتا ہے۔ کاتب نے ہندسہ (۶) کو (۹) سمجھ لیا ہوگا۔

جناب محمد نواز خٹک کے ذکر کردہ نامہائے وفات کے علاوہ مضمون تحریر کرتے وقت فقیر باز میاں مرحوم کا یہ شعر بھی زیر نظر تھا ؎

چہ فقیر صاحب رخصت لہ جہان شو "جان د غنچہ و" ٹول عالم پہ ژړیان شو ۱۱۱۶

ڈاکٹر محمد حنیف اسلامیہ کالج پشاور

مدیران جرائد اور اخلاقیات نبویؐ | پاکستان میں اضمحلال و انحطاط اخلاق کے پیش نظر ایک تحریک "آواز اخلاق" ایک ناگزیر ضرورت ہے اور حاجت۔ الحمد للہ۔ اس کا آغاز "مذاکرۂ ملی اخلاقیات نبوی" سے ہو چکا ہے۔ (۱۱ تا ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ) اس کی تفصیلات سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ "مذاکرۂ ملی اخلاقیات نبوی" میں وطن پاک کے اہل فکر و نظر نے معتدبہ تعداد میں شرکت فرمائی۔ اور اصلاح احوال و اخلاق کے لئے لائحہ عمل تیار کرنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔ مذاکرہ ملی نے چند اہم تجاویز برائے عمل منظور کی ہیں۔ ان میں حسب ذیل تجویز اصحاب جرائد کے غور و توجہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔

"مذاکرہ ملی اخلاقیات نبوی کا یہ اختتامی اجلاس ملک کے تمام مدیران جرائد سے اپیل کرتا ہے کہ وہ قوم کی اخلاقی اصلاح کے لئے اپنے اپنے اخبار کا ایک صفحہ یا ایک حصہ آواز اخلاق کے عنوان سے اخلاقی مضامین و موضوعات کے لئے مختص فرمائیں اور باقی صفحات کو اسلام کی اخلاقی تعلیمات سے ہم آہنگ کریں اور عوام میں اخلاقی اقدار کا شعور بیدار کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔"

حکیم محمد سعید۔ ہمدرد کراچی

وفیات | دارالعلوم کے نہایت مخلص اور قدیم فاضل مولانا سکندر خان صاحب امیر نظام العلماء اٹک کے والد ماجد جناب محمد اکرم خان ۱۱۰ برس کی عمر میں برہ زئی چھچھ میں وفات پا گئے۔ مرحوم انگریزوں کے خلاف جنگ بلقان میں شریک ہوئے تھے۔ اسی دور میں کابل ہجرت بھی کی۔ انگریز کے قید و بند کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ دارالعلوم اپنے فاضل کے غم میں شریک ہے۔